عشق منی

قسط نمبر: پانچ

ثمرین شاہ

CLASSIC URDU MATERIAL/ SAMREEN SHAH

اس لئے چُپ کیا بنا تماشا لگائے خاموشی سے اندر چلی گئی۔اس وقت تو جیسے تیسے کر اس نے برداشت کر لیا تھا لیکن رات میں اس سے سویا نہیں جا رہا تھا اور کل اس نے میڈیکل کالج جانا تھا۔

ابھی وہ فریج کی طرف آئی تھی کہ وہ منحوس طاہر کھڑا تھا اور سینے پہ بازو لپیٹے بڑے غور سے مسکراتا ہوا دیکھ رہا تھا۔

”مجھے پتا تھا رات کو بلی چرانے کچھ آئے گی۔اس لئے آپا نے کہا نگرانی کرتے رہنا۔“

”زوہا!“

”زوہا!“ حداد کی آواز پر زوہا نے بوکھلا کر انھیں دیکھا۔حداد ارہا کو اس کے ساتھ والے سٹول پہ بٹھاتا غور سے دیکھ رہا تھا۔

”کیا ہوا کدھر کھو گئی۔تمھارا ناشتہ ایسی ہی پڑا ہے۔“

”شی نو لائیک نانا! مے بی شی لائیک پر ونٹھے لائیک پاپا۔“ ارہا نے پلیٹ کو پھر زوہا کو دیکھا تو نانا سے بولی۔

"نن نہیں سر آپ! آپ کب آئے۔" اس نے گھوم کر دیکھا تو مسز براون نہیں تھی۔

"وہ رمشا کو ناشتہ دینے گئی ہیں۔ام جاوید باہر گیا ہے تمھیں کچھ چاہیے تو ضرور بتانا۔" اسے لگا زوہا شاید اس کے وجود سے ان کمفرٹیبل فیل کر رہی ہو گی۔زوہا نے سر ہلایا اور آہستگی سے بولی۔

"تھینک یو سر۔"

"نانا کین آئی گو میٹ ممی۔ می مِسّی ہر۔" ارہا نے اپنے گنگھریالے بالوں کو چھیڑتے ہوے حداد سے کہا۔حداد نے وہی بال بگاڑے پھر چل کر فریج کی طرف گیا۔زوہا پلیٹ میں نوالہ پکڑے گھورتی رہی۔پہلے کھانے کا موقع نہیں ملتا اور اب ہمت نہیں تھی کھانے کی۔جاوید کی موجودگی کی اشد ضرورت تھی۔

"کیا ہوا پسند نہیں آیا۔میں کچھ بنا دوں؟یا باہر سے کچھ منگوا دوں۔" اب تو زوہا بوکھلا گئی پھر شرمندہ ہوئی۔

"نہیں آیئم سوری۔۔میں۔۔" اچانک کیا ہوا کہ وہ پھوٹ پھوٹ کے رو پڑی۔ارہا ایک دم اچھل پڑی۔پریشان تو حداد بھی ہو گیا پھر گہرا سانس لیا۔

"نو پلیز ڈونٹ کرائے۔۔ای بیڈ فوڈ۔نانا ننھی ہر فیورٹ فوڈ۔فوڈ میکز ہیپی۔نو کرائی لائیک ممی۔ اروگیٹ سیڈ۔آئی ہیٹ کرائینگ۔" زوہا ایک دم رونا بھول گئی۔اس نے ارہا کو دیکھا جس کی

CLASSIC URDU MATERIAL/ SAMREEN SHAH

اُداس موٹی آنکھوں کو دیکھ کر اسے دل کو کچھ ہوا۔ وہ بھی تو ایسے اُداس ہو جاتی تھی جب ممی کو گُم صم اُداس اور روتا ہوا دیکھتی تھی۔ زوہا نے آنسو تیزی سے صاف کیے۔

"آئیم سوری۔۔ لٹل گرل۔ آپ پریشان مت ہو میں ٹھیک ہوں۔"

"بٹ اوکے پیپل ڈونٹ کرائی۔ فوڈ دات بیڈ نا؟" زوہا کھل کر مسکرائی۔

"ہاں تھوڑا تھوڑا۔" ارہاب منہ پہ ہاتھ رکھ کر ہنسی پھر آہستگی سے بولی۔

"ڈونٹ ٹیل مسز باون بٹ می آلسو ڈونٹ لائیک ہر فوڈ۔" زوہااب ہنس پڑی۔ حداد کو بھی ہنسی آئی لیکن گھورا۔

"ارونو بُری بات۔ وہ اتنا خیال رکھتی ہیں ہم سب کے۔"

"نانا نولسن گرلز ٹاک۔ اٹس بیڈ۔" ارو نے نانا کو گھورا۔

"گواہ بھی کرنا بُری بات ہے۔"

"بٹ اٹس فن نانا۔"

"بھا گوسپ نہیں کرتے۔" اب ارہا بالکل تیر کی طرح سیدھی ہو گئی۔

"گوسپ بیڈ وی نو گوسپ۔" اب زوہا کھل کر مسکراتے ہوے گال کھینچنے لگی۔ حداد زوہا سے میڈیکل کالج کے بارے میں ڈسکس کرنا چاہتا تھا لیکن اچانک فون آگیا دیکھا تو اس کے ماتھے پہ بل آئے پھر مسکراہٹ۔

CLASSIC URDU MATERIAL/ SAMREEN SHAH

''ارو بڑی باجی کو تنگ مت کرنا۔زوہا آپ اس کو دیکھیے گا یہ کچھ گڑ بڑ نہ کرے۔'' وہ فون اٹینڈ کرنے چلا گیا۔

''آپ کس کلاس میں پڑھتی ہو؟'' زوہا اتنی باتونی اور ہونہار سی بچی کو دیکھ کر دلچسپ سے دیکھتے ہوئے ناشتہ کرنے لگی۔رونا شاید ان سب لوگوں کے اچھائی اور خیال رکھنے پہ آیا تھا اور ارہا کی معصومیت بھی وہ رونا دھونا بھول بھی گئی تھی۔

''ام آئی گو ٹوا یلی سکول۔۔۔بٹ نانا ٹیچ میں۔آئی نو ا یوری ورڈ۔۔۔'' پھر ارو اس سے بات کرنے لگی اور زوہا بڑی توجہ اور گہری مسکراہٹ سے اس کی باتیں سُن رہی تھی اور جواب بھی دے رہی تھی۔

****

جاوید حنان کے ساتھ اہم میٹنگ کر رہا تھا جب اچانک جاوید کا فون آگیا۔پہلے تو اس نے نظر انداز کرنا چاہا اس کے بعد خیال آیا کہی زوہا ہی فون نہ کر رہی ہو۔حنان سے ایکسکیوز کرتا وہ فون کو دیکھنا لگا تو اس گھبرا گیا پھر بڑ بڑاتے ہوئے بولا۔

''شٹ!'' حنان نے غور کیا پھر بولا۔

''کیا ہوا؟'' جاوید نے منہ پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے فون کی سکرین حنان کو دکھائی۔ماں کی تصویر کو دیکھ کر حنان مسکرایا۔

CLASSIC URDU MATERIAL/ SAMREEN SHAH

''ابھی تو اصل امتحان شروع نہیں ہوا۔۔ ٹینشن تو تمھیں سکندر کی موجودگی میں لینی چاہیے۔ ویسے آپا یاد آ گئی۔ گھبراؤ نہیں آرام سے ہر چیز بتانا۔'' جاوید نے سر نفی میں ہلایا۔

''نہیں ہمت نہیں ہے۔ تماشا بنے گا فی الحال میرے پاس ڈرامے کم نہیں ہے۔'' جاوید نے فون ٹیبل پہ رکھ دیا۔

''تم اتنا ڈر کیوں رہے ہو ماں ہیں۔ شاک تو لگے گا میں بھی بات کر لوں گا اگر زیادہ بگڑتی ہیں۔''

''مجھے سمجھ ہی نہیں آ رہی میں کیا بولوں گا۔ ابھی تو انٹرپول کا معاملہ تو پہلے حل کریں۔ پتا چلا یہ نیوز ہضم ہی نہیں ہو رہی تو میں اپنی بیوی سمیت انٹرنیشل جیل میں موجود ہونگا۔''

''وہ بیچاری کیوں جائے گی تم نے اس کڈنیپ کیا ہے۔'' حنان محفوظ ہوا۔ جاوید کو چڑ ہوئی۔

''حنان سر آپ ہیلپ نہیں کر رہے۔ بھا آپ کی جگہ ہوتے تو اب تک مجھے تسلی ہو جاتی۔'' جاوید نے اپنے بالوں میں انگلیاں چلائی۔

''اور میں اتنی دیر سے تمھیں لیا لطیفے سُنا رہا ہوں نصیحت کیے اور بات سُنو میری تجویز بھی سکندر نے تمھیں ہائیر کیا تھا۔ زیادہ اپنے باس کے چمچے مت بنو جبکہ وہ تمھارے سر پر موجود نہیں ہے۔ آنٹی کو کال کرو۔۔ دوبارہ ان کا فون آ رہا ہے اور بالکل نارمل ہو کر بات کرو اگر مناسب لگتا ہے تو موڈ دیکھ کر بتا دینا نہیں تو زوہا اور تم آرام سے سیٹل ہو جاؤ تو مل کر وڈیو کال کر لینا۔ رمشا کو بھی سامنے پیش کر دیں گے۔ وہ ویسے بھی فیورٹ ہے تمھاری امی کی۔''

”میں مسیج کر دیتا ہوں کہ ابھی بزی ہوں۔ ثومی سے بات کروں گا پہلے۔“

”مرضی ہے تمھاری۔ ویسے زوہا کیسی ہے؟“

”کیسا ہوتا بندہ جب گھر والے اس پہ گھٹیا الزام لگا کر اسے اپنی زندگی سے بے دخل کر دے۔ سگے ماں باپ بھی عقل کے اندھے ہو جاتے ہیں کہ کسی غیر کو اپنے اولاد کے آگے ترجیع دے دیتے ہیں۔“ حنان نے پین انگلیوں سے گھماتے ہوئے کندھے اچکائے۔

”تو اس میں حیرانگی کی کیا بات ہے۔ سکندر کی مثال تمھارے سامنے ہے۔ جب آپ کی زندگی میں دوسری عورت آجاتی ہے تو پھر اس کے آنکھ، کان اور زبان ہوتی ہے۔ زوہا لکی ہے کہ تم جیسے جینیٹل مین سے پالا پڑ گیا ورنہ ایسے بچے بُری طرح رُل جاتے ہیں۔“ جاوید غور سے دیکھتا رہا پھر اس نے پُر سوچ انداز میں پیج پلٹا تو غیر نقطہ غور کرتے ہوئے ایک دم ٹھہر گیا۔ چند منٹوں کی خاموشی پر حنان نے محسوس کیا۔

”کیا ہوا؟“ جاوید نے خاموشی سے فائل پاس کی۔

”خود پڑھ لیں اور کانٹریکٹ غور سے دیکھیں یہ کس نے بنایا ہے۔“ حنان دیکھتا رہا پھر اس نے چیک کیا۔

”ہاں تو یہ پڑھا ہوا ہے میں نے لیکن اس میں ایسا کیا ہے؟“

”حداد سر کا اپچ کبھی کیپٹل نہیں ہوتا۔“ وہ جس انداز میں بولا حنان الرٹ ہو گیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL/ SAMREEN SHAH

’’کیا مطلب؟ تم کہہ رہے ہو جیل سے حداد نے میگھن کو رہا کیا ہے؟‘‘ اب حنان کے لہجے میں تیزی آگئی۔

’’اس کا جواب تو وہی دے سکتے ہیں اور نیچے سگنیچر دیکھ کر زور لگائے۔ ہم کہی غلط نہ ہو۔۔۔۔‘‘

حنان تیزی سے اُٹھ کر مصطفی آصف کو کال کرنے لگا۔

****

’’یہ لو کولڈ کافی۔‘‘ میٹل سٹرا ڈال کر رمشا نے شیشے کے بڑے گلاس میں زوہا کو ڈرنک دیا۔ زوہا جو ارہا کے ساتھ لاونج میں ٹی وی دیکھ رہی تھی تو رمشا نے چھوٹا سا کپ ارہا کو دیا اور اسی دوسرے ٹرے میں اس کے لئے لائی۔ کافی گھنٹے منظر سے غائب رہنے کے بعد وہ اب جاکر نظر آئی تھی۔ ارہا نے بتایا تھا می سیڈ رہتی ہیں۔ می کے پاس جاو تو وہ چیختی ہے۔ روتی ہیں تو انھیں کوئی ہرٹ نہ کرے ورنہ جونی بھا کسی کو چھیڑے گی نہیں۔ زوہا کو جہاں رمشا کی حالت سُن کر دُکھ سے جھٹکا لگا ہوا تھا وہاں ارہا کی باتوں پہ وہ دنگ ہو گئی۔ اسے تو یہ چائلڈ prodigy والا کیس لگ رہا تھا۔ ایسے شارپ مائینڈڈ بچے بہت کم ہوتے ہیں اور یہ پہلا کیس دیکھ رہی تھی۔ زوہا نے اسے تسلی دی کہ وہ اس کی می کو تنگ نہیں کرے گی پھر تو ار وریلکس ہو گئی۔

’’تھینکس جائی گرل۔‘‘ باجی آپا چھوڑو سیدھا جائی گرل۔ اس پہ زوہا کا چہرہ سُرخ ہو گیا۔

’’میرا نام زوئی ہے۔‘‘

"بٹ یو زوہا ناٹ زوئی۔" مزید دنگ کیا۔

"ہاں مگر آپ مجھے آپی زوئی بلا سکتی ہو۔ جیسے آپ کا نام ارہا ہے اور آپ کو لوگ جونی بھایا اروبلاتے ہیں تو ویسے میں زوئی۔"

"بٹ میری ون آپی ہے۔ بختا آپی۔" ارہا ٹھوڑی پہ ہاتھ رکھ کر وہ بولی۔

"ویسے آپ کی بختا آپی ہیں کہاں؟" اسی لمحے رمشا لے کر آ گئی۔

"ارے میم اس کی کیا ضرورت تھی۔" رمشا مسکرائی لیکن اس کی مسکراہٹ اس کی سوجی آنکھوں سے میل نہیں کھا رہی تھی۔

"ضرورت نہیں شوق کہو۔ ان میڈم کو بہت پسند ہے کافی گرم میں پینے نہیں دیتی تو چھپ کے اپنے نانا کے سٹرانگ بلیک کافی کے سپ لینے لگتی ہے۔ اس پہ اکتفا کیا ہے کہ یہ پیو بنا کر دے دوں گی لیکن دوسری کی کافی پہ نظر نہیں ڈالے گی۔" اب زوہا کی آنکھیں پھیل گئیں۔

"بٹ میم چھوٹی سی بچی کے لئے کافی؟ اس کے لئے اچھی نہیں ہے۔ اومائی تبھی آپ سوتی نہیں ہو۔" اس کے بعد اس نے خاموشی محسوس کی تو اسے لگا رمشا کو اس کی بات بُری لگی ہے۔ اکثر ماں باپ کسی اور سے مشورہ سُن کر بُرا منا لیتے ہیں لیکن اسے ٹھیک نہیں لگا چھوٹی بچی کی صحت کا معاملہ تھا اوپر سے وہ ڈاکٹر بھی بنے جا رہی تھی تو خود کو روک نہ پائی۔

''بٹ اٹس گڈ؟ می بگ گرل۔'' ارہاسٹر اسے سپ لینے لگی۔ رمشا اس کے ساتھ بیٹھی اور اس کے کان میں ہلکی آواز بولی۔

''تھوڑا کڑوا چاکلیٹ سیرپ ڈالتی ہوں تو اسے لگتا ہے کافی ہے۔ ایک دفعہ حداد بھائی کو بھی یہی ڈرنک بنا کر دیا تو انھوں نے پی لیا تب یقین آیا محترمہ کو ورنہ کہہ رہی تھی آچکی ملک ہے۔'' رمشا کی چالاکی پر زوہا نے شکر کا سانس لیا۔

''آئیم سوری! ماوں کو زیادہ پتا ہوتا ہے۔۔ مجھے آپ کی پرینٹنگ پہ سوال۔۔۔''

''او سٹاپ اٹ مجھے اچھا لگا تم بولی تو سہی دو دن سے تو ایسی حالت تھی کہ میں ڈر گئی تھی کہ تم ریکور کیسے کرو گی اور تم ڈاکٹر بننے والی ہو تمھاری سوال کرنا جائز تھا لیکن ان محترمہ کے سامنے احتیاط کرنی ہو گی۔ ہر الٹے کام ارہا داؤد نے کرنے ہیں۔''

''میری والا بھی یہی کچھ ہے نا؟'' اس نے اپنا کپ اُٹھا کر بتایا۔

''ہاں تمھارے لئے تو سپیشل وہی بنایا ہے۔ سکندر کے لئے بھی میں بنایا کرتی تھی اور پتا ہے چائے ہو یا کولڈ کافی پانچ چینی چمچ لازمی۔۔۔'' رمشا بولتے ہوئے چُپ ہو گئی۔ آنکھوں میں تیزی سے پانی بھر گیا۔

''میم آپ ٹھیک تو۔۔۔''

''وہ آلو کاٹے تھے۔۔ ارو کے فرائیز بنانے تھے۔ میں آتی ہوں۔''

"تھینک یو ممی۔ میک آلسو فور زوئی۔" لیکن رمشا نے کوئی جواب نہیں دیا۔ زوہا کو کچھ ہوا۔ یہ کیا ہو رہا تھا۔ یہاں تو صحیح مینٹل ڈسٹرب والا ماحول ہے۔ اس نے اپنا فون تلاش کرنا چاہا تو یاد آیا وہ اوپر کمرے میں بھول آئی۔ اس نے ایمیل لکھنی تھی اور اپنی کلاس فیلو کی بھی مدد چاہیے تھی۔ شام ہونے والی تھی۔ ایسی من ہلکہ کرنے کے چکر میں دیر پہلے ہی کر دی۔

"ام ارہا آپ بیٹھو میں آتی ہوں۔"

"اوکے!" زوہا کپ پکڑے تیزی سے کمرے کی طرف بڑھی۔ اسی لمحے جاوید بھی آ رہا تھا حداد سے بات کرنے کہ زوہا سے ٹکرا گیا۔ زوہا کی ساری کافی جاوید کی شرٹ پہ جا گرا۔

"ڈیم اٹ!!"

"اونو۔۔" دو موٹے آئیس کیوبز جاوید کی شرٹ سے پھسل کر نیچے گرے۔

"کہاں بھاگ رہی تھی مسز؟"

"آئیم سوری اُف کیا ہوتا جا رہا ہے۔ آپ اتنی تیزی سے کیوں آ رہے تھے۔ آپ کی ساری شرٹ خراب کر دی۔ میں کچھ۔" پینک میں کچھ سمجھ نہیں آیا تو جاوید کی شرٹ کے اوپری بٹن کھولنے لگی تو ایک دم خیال آیا کہ وہ کیا کرنے جا رہی تھی۔ دماغ بیچ میں گھوم گیا تھا اس کا۔ پینک ہو کر جاوید کو دیکھا تو اسے لگا جاوید اسے غصہ کرے گا۔ اس پہ چلائے گا مگر وہ مسکرا رہا تھا۔

جاری ہے

CLASSIC URDU MATERIAL/ SAMREEN SHAH

https://www.facebook.com/samreenshah
novels

CLASSIC PAGE

https://classicurdumaterial.com/?fbclid=I
wAR0W3gIYc9WtY0gRyAX7Jj18BA1
G6ytYYXtLTO1_sIfLz1XoKWgmISP-
jEs

CLASSIC URDU MATERIAL/SAMREEN SHAH